وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۵/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان۔ ضلع

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

ضمیمہ درس قرآن مجید

مسیح وقت کی ہم مہدی ہم مجدد سر اس صدی

۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۶۹

جلد ۱۱

بھائیو! اگر قادیاں آؤ گے تم

نور دین مصطفٰے پاؤ گے تم

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نمبر ۲۸ و ۲۹

سفر سے واپسی | عاجز بہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم علاقہ جہلم میں چند جگہوں پر وعظ کرکے واپس بخیریت قادیان پہنچا۔ روانگی سے قبل میں اپنے پیچھے اخبار کی اشاعت کا انتظام کر گیا تھا۔ اور میرے بعد پرچہ چھپتا رہا اور شائع ہوا۔ مگر افسوس واپسی پر مجھے لاہور میں ایک ضروری کام کے سبب چند روز امید سے زیادہ لگ گئے۔ اس واسطے بعد کی اخبار کی اشاعت میں دیر ہوئی۔ نیز ضمیمہ درس اس اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہو سکا۔ میری غیر حاضری میں ڈاک بہت جمع ہو گئی۔ اور اکثر احباب کے خطوط بلا جواب پڑے ہیں۔ انشاء اللہ سب کے جواب جلد لکھے جائیں گے اور سفر دوالمیال کے حالات کسی اگلے پرچے میں ہدیہ ناظرین کئے جائینگے +

شیخ غلام احمد صاحب | اوچ - ملتان - گوجرہ لدھیانہ وغیرہ مقامات میں وعظ کرکے تابہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالےٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو +

نیک مثال | برادر زین الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی نے اپنے بچوں کی شادی کی تقریب پر جسکا ذکر پہلے اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ مبلغ یکصد روپے بدر تائید خزانہ صدر انجمن میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے +

اخبار الحق دہلی | اب بالکل سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت کے مضامین سے پر ہوتا ہے۔ اڈیٹر صاحب کو یہہ تبدیلی مبارک ہو۔ موجودہ صورت میں غیر احمدی لوگ اس اخبار کو کہاں پسند کر سکتے ہیں۔ احباب کو اس کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کم از کم جب تک پشاوری تحریک کامیاب نہ ہو لے +

دُعا مدد | ہمارے عزیز بھائی صوفی غلام محمد صاحب (ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام) بی اے کے امتحان کے واسطے لاہور گئے ہوئے ہیں۔ ایسا ہی یہاں انٹرنس کے طلبائے اور طلبائے احمدیہ علیگڈھ کالج احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں + برادر امیر اللہ صاحب احمدی موضع اسماعیلہ سے اور برادر الیاس الدین صاحب مدرس بہلولپور احباب سے روحانی جسمانی صحت کے واسطے دعا کے طالب ہیں۔ برادر قادر بخش صاحب کپورتھلہ سے اپنے واسطے شفاء مرض کے لئے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں +

میلاد رسول | آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو چراغان کرنے اور جلسہ میں نعتیہ نظمیں پڑھنے کا رواج کم و بیش ہندوستان میں چلا آتا ہے۔ بلکہ ایک اور بدعت عید میلاد کی بھی شروع ہوئی ہے۔ ایسے موقعہ پر جو کچھ پڑھا یا سنایا جاتا ہے اس کو مفید اور برا اثر بنانے کے واسطے جناب مولوی صوفی شاہ محمد حسن صاحب پھلواروی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ آپ کے متعلق بشارات توریت و انجیل۔ عربی و انگریزی مورخین کی شہادت۔ دیگر دلچسپ مضامین کے ساتھ جابجا نعتیہ نظمیں بھی درج کی ہیں لکھائی چھپائی کاغذ سب رسالے کی شان کے مطابق اعلیٰ ہیں قیمت آٹھ آنے فی نسخہ۔ اور شاہ صاحب موصوف سے پھلواری ضلع پٹنہ کے پتہ پر مل سکتی ہے +

ایک براہین | ایک نسخہ براہین احمدیہ میاں معراج الدین صاحب کا چھپوایا ہوا۔ عمدہ کاغذ پر۔ مجلد۔ جس کی پشت پر سنہری حروف میں براہین احمدیہ لکھا ہے۔ ایک صاحب مبلغ چار روپے پر فروخت کرتے ہیں جسے ضرورت ہو جلد منگوا لے +

٭

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان - برادران احمدیہ | حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ایک شخص کو اپنی طبیعت کے متعلق حضور نے ۲۹۔اپریل کو مفصلہ ذیل الفاظ لکھوائے ہیں "میں جب سے گھوڑے سے گرا ہوں اور چوٹ لگی ہے تب سے اُسکے اثر سے دائیں طرف کچھ نہ کچھ نقصان چلا آتا ہے"

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعہ دیگر ممبران وفد احمدیہ در ہندوستان کامیاب و بامراد بخیریت داخل دارالامان ہوگئے ہیں۔دہلی۔سہارنپور۔دیو بند میں بھی یہ مبارک وفد گیا تھا۔ہر جگہ کے حالات مفصل دریافت کرکے مدرسہ احمدیہ کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ جمع کیا ہے اور ساتھ ہی سلسلہ حقہ کی تبلیغ بھی کی ہے ۔سُنا گیا ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب اس سفرنامہ کے مفصّل حالات ایک کتاب کی صورت میں شائع فرمادیں گے + شیخ غلام احمد صاحب وعظ کرتے ہوئے پٹیالہ پہنچے اور سامانہ محمود پور جانے والے ہیں صوفی غلام رسول راجیکی صاحب ملتان۔گوجرہ۔لائلپور میں وعظ کرکے واپس لاہور پہنچے + صوفی صاحب کے وعظ کا خاص طور پر پاک اثر سامعین کے دلوں پر ہوتا ہے۔جہاں سے وہ ایکدفعہ ہو آتے ہیں لوگ بار بار انکو بلانے کی خواہش رکھتے ہیں مکرمہ سکینۃ النساء واپس قادیان آگئی ہیں۔ان کا ایک ضروری مضمون اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج ہوگا + مولوی محمد عثمان صاحب قریشی جو الہ آباد میں تھے تبدیل ہوکر بمبئی چلے گئے۔ان کا موجودہ پتہ یہ ہے۔ دفتر ڈسٹرکٹ انجینیر جی آئی پی ریلوے +

مبارک | ہم اس خبر کو نہایت خوشی کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ ہمارے مکرم دوست ملک مبارک علی صاحب احمدی لاہوری کا نکاح مرحوم میاں قطب الدین صاحب مسگر احمدی امرتسری کی دختر نیک اختر ہاجرہ بیگم کے ساتھ ۱۵۔اپریل ۱۲ء کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح اعلان فرمایا۔لڑکی کیطرف سے اسکے برادران میاں ابراہیم و محمد اسمٰعیل و محمد اسحٰق خان صاحبان نے ایجاب قبول کیا + مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔

الخطبہ ۱۲ء | ایک لڑکی خاندان مغلیہ عمر سولہ سالہ کے نکاح کے واسطے ایک نوجوان صالح کی ضرورت ہے ۔درخواستیں معرفت بدر مہر آنے کے ٹکٹ کے ساتھ آئیں۔جو مشتہر کو بھیج دی جائیں گی +

ضرورت اُستاد | ہمکو ایک معمر نیک چلن اُستاد کی بغرض درس ضرورت ہے جو انگریزی میں انٹرنس پاس ہو۔اور عربی بھی جانتا ہو۔اور پڑھانے کا سلیقہ رکھتا ہو۔اور بچوں کے چال چلن کو بھی سنبھالنے کے قابل ہو۔تنخواہ بیس ۲۰ یا پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار۔اور خوراک معہ مکان رہایشی کے دیجاویگی۔عیال بھی اگر ساتھ رکھنا چاہے تو صرف اُسکے خرچ کی حیثیت کے مطابق غلہ دیا جاویگا۔ ایسے آدمی کی سخت ضرورت ہے بلکہ ہماری جماعت کا بھی فائدہ ہے۔کیونکہ درس تدریس کی صورت میں اشاعت اور دعوت کا اثر یقینی ہے۔اگر کوئی احمدی بھائی خواہش کرے تو ملک نہ صرف پہاڑی بلکہ میدان بھی ہے۔آب و ہوا معتدل برلب دریائے بین سکھ۔پانی موسم گرما سخت سرد اور برفانی گویا پنجاب اور ہندوستان کے آدمی کے واسطے نمونہ بہشت ہے۔لوگ بھی اچھے ہیں۔جو صاحب تشریف لائیں۔کرایہ صرف اُنکی ذات کا یہاں سے تسلی خط آنے پر بھیجدیا جاوے گا سکندر خاں۔گڑھی حبیب اللہ خان ضلع ہزارہ

دیگر | ہمارے مکرم دوست سید عادل شاہ صاحب بھی ترنگ زئی ضلع پشاور سے ضرورت اُستاد ظاہر کرتے ہیں۔سید صاحب سے براہ راست خط و کتابت کی جاسکتی ہے +

جنازہ | برادر الٰہ بخش صاحب کالا خطائی سے اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں +

پشتو میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ | اللہ جزائے خیر دے انجمن احمدیہ پشاور کو جنھوں نے ابلاغ حق نامی مجموعہ میں وفات المسیح۔آثار قیامت۔نزول المسیح۔عقائد احمدیہ۔خروج دابۃ الارض۔خروج یاجوج ماجوج۔خروج الدجال۔ تحفۃ النبوۃ بمعہ ضمیمہ شائع کئے ہیں۔ایک رسالہ الاسلام نامی بزبان پشتو ہے۔ایک رسالہ البشریٰ بزبان فارسی ہے سرحد کے اکثر احمدی احباب نے عموماً اور جماعت احمدیہ پشاور نے خصوصاً انکے طبع کرانے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔پشتو زبان میں یہ پہلی کتابیں ہیں جو اس سلسلہ کے حالات کے متعلق شائع ہوئی ہیں اور میرزا اندر علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور کی معرفت مِلسکتی ہیں۔دس رسالے ۲۰۰ صفحات کے ہیں اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے + انجمن مذکور نے حقیقۃ المہدی نامی ایک کتاب بزبان پشتو شائع کرنیکا انتظام کیا ہے کل کتاب قریباً ۴۵۰ صفحہ کی ہے۔اور عنقریب شائع ہوگی جنکو ضرورت ہو۔ایجنسی مذکور سے منگوائے +

کلام امیر | فرمایا۔دینی معاملات میں غیر مذہب کے لوگوں کو حکم بنانا بالکل غلط اور گناہ ہے۔اور قرآن شریف کے خلاف ہے + اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہٖ۔

فرمایا۔ایک شخص نے حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کے سامنے تجویز کی تھی کہ لنگر کا کھانا بہت اعلیٰ ہونا چاہیئے حضرت نے لنگر خانہ کے مہتمم کو بُلا کر کہا کہ دال کو بہت پتلا کیا کرو۔لوگ یہاں اعلیٰ کھانوں کیخاطر نہیں آتے۔بلکہ دین سیکھنے اور مجاہدہ و ریاضت کے لئے آتے ہیں +

فرمایا۔کھانے اعلیٰ ہوں تو پھر اسکے دیگر لوازمات عشرت بھی طلب ہونگے۔یہ ایک خرابی کی راہ ہے۔جو طالب علم عمدہ کھانے مانگتا ہے وہ اچھا نہیں +

ایک غلطی کی اصلاح | ایڈیٹر صاحب نور افشاں ۲۶ اپریل کے پرچے میں ہماری ایک غلطی کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں آپ نے جو (بدر میں) یہ لکھا ہے کہ یورپ کی خیرات سے مشن کمپونڈ کو مفت خوروں سے بھرلینا آسان ہے، آپ کو اتنا علم نہیں کہ ہمارا تعلق یورپ سے بالکل نہیں ہے ہم تو امریکن مشن والے ہیں۔آپکی عقل کہاں کہاں چکر کھا رہی ہے + اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب نور افشاں کیخدمت میں عرض ہے کہ ہم بے فائدہ جھگڑا کرنیوالے نہیں۔ہم اس معاملہ میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا فقرہ میں بجائے یورپ کے لفظ امریکہ سمجھا جائے +

جاپانی مشین کہاں ملتی ہے | کیا کوئی بھائی مجھے بذریعہ بدر مطلع فرما کر مشکور کرسکتے ہیں کہ کپڑا بُننے کی دستی جاپانی مشین کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہوسکتی ہے یا کوئی اور مشین جو قدرے آسان ہو + (ایک خریدار)

بڑے آدمی | ہمعصر پرکاش نے پبلک کے سامنے ایک سوال پیش کیا ہے کہ اسوقت ہندوستان کے چھ بڑے آدمی کونسے ہیں۔اور جسکے بتلائے ہوئے آدمی کثرت رائے سے بڑے ثابت ہوں۔اُسکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔بات تو دلچسپ ہے مگر حقیقی معنوں میں بڑے آدمیوں کی قدر اُسکے زمانے کے لوگوں میں کم ہی تسلیم ہوتی ہے۔اور اگر کثرت رائے پر فیصلہ ہے تو اپنے زمانے میں کبھی کوئی صادق بڑا نہیں کہلا سکتا کیونکہ بڑا وہ ہے جو خلقت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔خیرخواہ اصلاح چاہتا ہے اور اصلاح لوگوں کو بُری لگتی ہے +

مبارک ۔ سید عبدالحی عرب صاحب مولوی فاضل کا نکاح عائشہ بنت میاں احمد دین

انفاق فی سبیل اللہ کا نادر موقعہ

احباب کو یہ خبر پہنچ چکی ہوئی ہے۔ کہ مدرسہ کی تعمیر کا کام جاری ہونے والا ہے۔ اور اُس کے واسطے مبلغ ایک لاکھ روپیہ درکار ہے + سو کام شروع ہو گیا ہے اور اس چندہ کے واسطے حضرت مولوی محمد علی صاحب نے ایک اپیل قوم کی خدمت میں پیش کی ہے جس کی نقل درج اخبار کی جاتی ہے۔ جس محبت اور درد کے ساتھ مولوی صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے اُس پر کچھ بڑھانے کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ مجھ میں طاقت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ قوم اس پر پوری توجہ کر کے صحابہ کا نمونہ دکھائے گی۔ لاہور میں اس تحریک پر قریب سات ہزار روپے کے چندہ لکھا جا چکا ہے۔ جس میں شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و ڈاکٹر مرزا صاحب نے ایک ایک ہزار روپے دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ (ایڈیٹر)

ہر ایک احمدی ایک دفعہ اس اشتہار کو پورا پڑھ لے +
ہر ایک احمدی کوشش کرے کہ جس احمدی تک یہ اشتہار نہیں پہنچا۔ اُسے پہنچا دے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعمیر مدرسہ کیلئے ایک لاکھ روپے کی فراہمی کی تحریک

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس طرح ہر انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے آجاتے ہیں کہ اُسے اپنی آسائش یا اپنی عزت یا اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے ساری ہمت صرف کرنی پڑتی ہے اسی طرح ہر قوموں کی زندگی میں بھی لازماً ایسے اوقات آجاتے ہیں کہ ساری قوم کو اکٹھے ہو کر اپنی کل ہمت کو ایک طرف لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسی ہی ایک ضرورت کو لے کر میں صدر انجمن احمدیہ یا خود سلسلہ احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں +

جس قدر کوئی مقصد بلند ہوتا ہے اُس کے حصول کے لئے ایک فرد یا قوم کو ہمت بلند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے نصب العین جو عظیم الشان کام ہیں ان میں ایک کام اور نہایت ضروری کام اگر اسلام کی اشاعت غیر مسلموں میں ہے۔ تو اسی اشاعت اسلام کا ہی ایک پہلو مسلمان بچوں کی تعلیم بھی ہے اس تعلیم کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کے رنگ میں خود حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے کوئی پندرہ سال پیشتر رکھی۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی تھا جس نے اس بنیاد پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی۔ مگر بھائیو جو کچھ ہم نے کر لیا ہے اب صرف اُسی کی طرف نہ دیکھو بلکہ جو کچھ کیا ہے اس کو اس عظیم الشان کام کے سامنے رکھکر دیکھو جو ابھی ہم نے کرنا ہے۔ کیا وہ غرض جو تمہارے برگزیدہ امام کے مدنظر تھی وہ ایک ہائی سکول کے مکمل ہو جانے سے پوری ہو سکتی ہے؟ یقیناً آپ سب اس کے جواب میں یک زبان ہو کر بول اُٹھینگے کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک بنیاد تھی جو آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھدی دنیا کا دستور ہے کہ بڑے لوگوں سے عظیم الشان کاموں کے بنیادی پتھر رکھواتے ہیں تمہارا مسیح موعودؑ بھی تمہاری قوم کی تعلیم کے لئے ایک بنیادی پتھر رکھ گیا ہے۔ اب اس پر عمارت بنانا تمہارا اپنا کام ہے۔ آیندہ نسلیں اس پر کیا کیا بنائیں گی اس کا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہے مگر سردست ایک کالج کی ضرورت کا احساس ان زبردست احساسات قومی میں داخل ہو چکا ہے۔ جن کی طرف سے ہم کسی وقت خالی الذہن نہیں ہو سکتے۔ اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح تو اُس کے لئے عملی کوشش بھی کئی دفعہ فرما چکے ہیں۔ مگر جہاں یہ سچ ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یہ بھی سچ ہے کہ جب تک بنیاد یعنی سکول کی تکمیل نہ ہو جائے۔ یہ بنیاد اس قابل نہیں کہ اس پر ہم اور عمارت بنا سکیں۔ سردست تعلیم کے ایک دوسرے پہلو کو جس کا حکم بالتصریح قرآن کریم میں ہے **فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم** یعنی مبلغین و اعظ اور علماء تیار کرنے کے سلسلہ تعلیم کو مدرسہ احمدیہ کی صورت میں شروع کر دیا گیا ہے مگر انکی ضروریات کا اب ہمیں ویسا ہی فکر ہونا چاہیئے جس طرح اپنے اہل و عیال کی ضروریات کا فکر ہے۔ خدا کے محض فضل سے ہائی سکول کی امداد اور فیس ملا کر چندوں کی بہت تھوڑی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور اس لئے جو اپیلیں مدرسہ کی کمی آمد کے متعلق کرنی پڑا کرتی تھیں اب وہ ضرورت باقی نہیں رہی۔ لیکن عمارت کی ضرورت ابھی تک پوری نہیں ہوئی اور زیادہ تر اس کے پورا نہ ہونیکی وجہ یہ بھی ہے کہ توسیع عمارت کی ضرورت صرف ایک مدرسہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے نہیں بلکہ دو مدرسوں کے لئے ہے +

میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن میں مکان کی مشکلات کو آپ کے سامنے رکھ سکوں۔ جہاں ایک مدرسہ اور ستر اسّی بورڈر رہا کرتے تھے۔ وہاں اب علاوہ اسی قدر بورڈروں اور ایک مدرسہ کے پورا ایک مدرسہ اور رکھنا پڑتا ہے۔ اور اس قدر وقت آکر واقع ہوئی ہے کہ کوئی جماعت ہائی سکول کی مسجد میں بٹھائی جاتی ہے اور کچھ* جماعتوں کو باہر دارالعلوم میں بورڈنگ کے ایک طرف لے جانا پڑا ہے لیکن اگر بیس پچیس بورڈر بھی اور آگئے تو وہ جگہ بھی نہ رہے گی شہر میں کوئی جگہ نہیں جو کرایہ پر مل سکے۔ مدرسہ احمدیہ کے بورڈر بمشکل تمام گذارہ کر رہے ہیں اور نئے بورڈر آجاویں تو اُن کے لئے جگہ نہیں۔ باوجود مکانات کی اس قدر تنگی کے قوم پر چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے ایک ہی بورڈنگ ہوس بنا کر آیندہ سلسلہ تعمیر

کو جاری رکھنے کا ارادہ بہت کچھ بدل چکا تھا مگر ارادہ الٰہی یہ نہ تھا کہ ہم اتنی جلد اپنی ہمتوں کو پست اور اپنی طاقتوں کو کمزور کر دیں۔ اس لئے خود اس نے حکام کے دل میں یہ ڈالا کہ انہوں نے ہمیں بہت سی امداد کا وعدہ دیا۔ جو بورڈنگ ہوس قریبًا پچپن یا ساٹھ ہزار کی لاگت سے بن چکا ہے۔ اس میں بھی چھبیس ہزار روپیہ گورنمنٹ نے بطور امداد دیا ہے۔ جس میں سے بیس ہزار وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے اور چھ ہزار عنقریب ملنے والا ہے۔ اب تعمیر مدرسہ کے لئے جب نقشہ کی تجویز ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جس طرح بورڈنگ ہوس کی عمارت ممتاز ہے۔ ہمارے ہائی سکول کی عمارت بھی دوسرے مدرسوں میں ایک ممتاز عمارت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ پہلا نقشہ جو تیار کرایا گیا وہ قریبًا اسّی ہزار روپے تخمینہ کا تھا۔ مگر پھر قومی چندوں کے بوجھ کا خیال کر کے یہ ارادہ کر لیا گیا تھا کہ اسے اور بھی کم کر کے صرف پچاس ساٹھ ہزار روپے کے تخمینہ کی عمارت بنوائی جاوے جس میں سے نصف کے قریب گورنمنٹ نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے پسند نہیں کیا۔ بلکہ آپ کی ہمت بلند اس امر کی مقتضی ہوئی کہ اس سے بھی عظیم الشان عمارت ہو۔ چنانچہ آخری نقشہ جو منظور ہو چکا ہے ایک لاکھ روپے کے تخمینہ کا ہے۔ اس روپے میں سے تیس ہزار گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔ جو اسی سال کے اختتام سے پہلے مل سکتا ہے بشرطیکہ ہم ساٹھ ہزار روپیہ تعمیر مدرسہ پر خرچ شدہ دکھا دیں۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت ستر ہزار روپے کی ضرورت ہے جس میں سے چالیس ہزار روپیہ چار ماہ کے اندر اندر وصول ہو جانا ضروری ہے۔ بلکہ اس کا بہت حصہ بہت ہی جلد وصول ہو جانا ضروری ہے تاکہ دسمبر تک عمارت مدرسہ کی نیچے کی منزل تیار ہو کر امداد کا پورا تیس ہزار روپیہ جو منظور ہو چکا ہے گورنمنٹ سے ہم لے سکیں۔ ورنہ اگر خدانخواستہ ہم ساٹھ ہزار خرچ نہ دکھا سکے تو اس میں نہ صرف اس روپے کا ہی نقصان ہے جو کہ گورنمنٹ ہمیں دینا منظور کر چکی ہے بلکہ اتنی بڑی قوم کیلئے یہ بڑی ہتک ہے کہ وہ اپنا ارادہ ظاہر کر کے پھر اس کام کو وقت پر نہ کر سکے ہماری غیرت قومی۔ نہیں ہمارا وہ عہد جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ہم کر چکے ہیں۔ وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اسوقت کسی قسم کی بھی سستی ہم سے ہو۔ مَیں نے اپنے مطالبہ کو نہایت صفائی سے اور ٹھیک ٹھیک پیش کیا ہے یعنی آپ لوگوں سے سال* کے اختتام سے پہلے صرف چالیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا ہے ورنہ ضرورت تو ساٹھ ہزار کی ہے کیونکہ جب تک پہلے اپنے گھر سے ہم ساٹھ ہزار روپیہ خرچ شدہ نہ دکھا دیں۔ اسوقت تک گورنمنٹ کا موعودہ روپیہ نہیں مل سکتا۔ مگر اس وقت کی ایک راہ سوچ لی گئی ہے اور حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ قوم پر بوجھ ہلکا اور تدریجًا رہے۔ اور چالیس ہزار روپیہ اس سال کے اندر اور بقیہ تیس ہزار اگلے سال میں وصول ہو جاوے۔

آپ صاحبان میں سے اکثر کو یاد ہو گا کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک تجویز ایک لاکھ روپے کے مستقل سرمایہ کی مخدومی مکرمی جناب میر حامد شاہ صاحب نے پیش کی تھی جس میں سے ایک چوتھائی کے جماعت سیالکوٹ کی طرف سے پورا کر دینے کا وعدہ انھوں نے فرمایا تھا۔ اور بقیہ تین چوتھائی کو دوسری انجمنوں کی طرف سے پورا کرنے کا وعدہ مَیں نے کیا تھا۔ اس وقت عمارت مدرسہ کے بنانے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور نہ ایک لاکھ کا تخمینہ کسی کے ذہن میں تھا اُدھر ایک لاکھ کی فراہمی کی تجویز کا جلسہ سالانہ میں پیش ہو کر پسند کیا جانا اور اِدھر پورے ایک لاکھ کا تخمینہ عمارت مدرسہ کا ہونا۔ یہ خود بتا رہا ہے کہ وہ تحریک بھی اللہ تعالےٰ کے خاص ارادہ کے ماتحت تھی باقی رہا مستقل سرمایہ کا سوال۔ سو ہمارا مستقل سرمایہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہے جب تک اس کا ہاتھ ہماری تائید میں ہے ہماری ایک ایک پائی جو چندہ سے وصول ہوتی اور ملکر کئی ہزار روپے تک پہنچ جاتی ہے بنک کے سرمایہ سے بہت زیادہ مستقل ہے۔ دوسرے جو روپیہ عمارت پر لگتا ہے وہ تو خود مستقل سرمایہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس طرح پر ایک ہی کام سے دونوں مقصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ یہ کام پورا ہو کیونکہ قبل اسکے کہ ہم میں سے ایک شخص بھی ایک پیسہ دے تیس ہزار روپے یا قریبًا ایک تہائی کا انتظام محض اُس نے اپنے فضل سے کر دیا۔ اور جہاں ہم اس کے اِس فضل کا شکریہ ادا کرتے ہیں ساتھ ہی لئن شکرتم لازیدنکم کے خدائی وعدہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

پس اے قوم کے جوان ہمت بزرگو! اور اے بزرگ ہمت جوانو! اُٹھو اور کوشش کرو۔ تمہارے مقصد کے تہائی حصہ کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے پورا کر دیا۔ اب تم کوشش اور ہمت کر کے اور بڑے بڑے فضلوں کے جاذب بنو جس کام کے لئے اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہو اس کے لئے وہ خود ہی اسباب بھی پیدا کر دیتا ہے پس اس کے اس فضل پر غور کرو کہ قبل اسکے کہ تم نے ایک قدم بھی اٹھایا ہو اس نے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چشم زدن میں تمہیں منزل کی ایک تہائی طے کرا دی۔ اس کے اس فضل کا عملی شکریہ یہی ہے کہ تم اس کے ارادہ میں معاون بنو۔ اور انصار اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ اور تم آرام نہ کرو اور نہ تھکو جب تک کہ اس منزل کو طے نہ کر لو۔ کام تو آخر ہو ہی جانا ہے اور یہ تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ بلا کسی مزید انتظار کے فی الفور کام شروع کر دیا جاوے اب تم چاہو تو خود ہمت کر کے مجھے تعمیر کے کام کی طرف پوری توجہ کے لئے فارغ کر دو اور اگر چاہو تو اپنے دروازوں پر میری حاضری کو ضروری قرار دیدو۔ آٹھ ماہ کے اندر اندر پہلی منزل عمارت کی جو ساٹھ ہزار روپے خرچ کو چاہتی ہے کھڑا کر دینا ضروری ہے اور مَیں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعائیں ساتھ ہیں اور آپ کا یہ ارشاد ہے کہ پورے زور اور توجہ سے اس کام کو فی الفور شروع کر دیا جاوے اور کسی قسم کا انتظار نہ کیا جاوے۔

آپ میں سے جو صاحب جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہونگے یا جنکو اور کوئی موقعہ یہاں آنے کا ملتا ہے انھوں نے دیکھا ہو گا کہ کسقدر عظیم الشان عمارت بورڈنگ ہوس کی آپ ہی لوگوں کی ہمت سے۔ ہاں اللہ کے فضل سے کھڑی ہو گئی۔ اس عمارت کے لئے بہت سے احباب نے خوب دل کھولکر چندہ دیا بعض نے بے توجہی کی لیکن کیا جنھوں نے چندہ دیا تھا وہ آج اس چندہ کے دینے کی وجہ سے اپنے آپ کو مالی مشکلات میں پاتے ہیں؟ کیا وہ چندہ دے کر تنگدست ہو گئے ہیں؟ میں آپ لوگوں میں سے سب کے چھوڑ کر کسی کے بھی ذاتی حالات سے واقفیت نہیں

رکھتا مگر بہت ہی قلیل تعداد سے۔ لیکن اس کلام پر ایمان لاکر جو ہماری روحوں کی غذا ہے۔ میں یہ قسم کھاکر کہتا ہوں کہ کوئی شخص چندہ دینے سے غریب اور مفلس نہیں ہوجاتا بلکہ میرا جہاں تک تجربہ ہے میں تو انہی لوگوں کو مالی مشکلات میں دیکھتا ہوں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے وقت اپنے دلوں میں تنگی پاتے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ خدا سچا اور اُس کا کلام سچا ہے وہ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر و یأمرکم بالفحشاء ج واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً۔ واللہ واسع علیم۔ یہ تو شیطان ہے جو تمہیں ڈراتا ہے کہ تم کہاں سے خدا کی راہ میں دو یا ایسا نہ ہو کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کردو تو تنگدست ہوجاؤ اور شیطان ہی بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالے کا پاک وعدہ تو یہ ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کریگا اور بہت کچھ تمہیں عطا فرمائے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا۔ علم والا ہے +

یہاں دو باتوں کو اکٹھا کیا کہ شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے یعنی جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو اسوقت شیطان یا رحمت الٰہی سے مایوس ہستی ڈراتی ہے کہ تم خدا کی راہ میں دیکر غریب اور تنگدست ہوجاؤ گے لیکن جب دوسرا موقعہ آتا ہے تو وہی مال جس کو خدا کی راہ میں دینے سے تم نے بخل کیا تھا شیطان تم سے بُرے کاموں پر خرچ کرا دیتا ہے +

پس میرے دوستو! ہاں خدا کی کلام پر زندہ ایمان رکھنے والی قوم! فقر سے مت ڈرو۔ ایسا ڈر پیدا کرنے والا شیطان ہے اور وہ نیکی کے موقعہ سے تمہیں ڈراکر وہی تمہارا مال بُرے کاموں پر خرچ کرا دیتا ہے۔ ہاں اگر کوئی خدا کی راہ میں خرچ کرکے تنگدست ہوگیا ہے تو مَیں اُس سے کچھ نہیں مانگتا۔ مگر خدا کے لئے غور کرو کہ جب تم سے خدا کی راہ میں مانگا جاتا ہے تو کیوں تمہاری طبیعتوں میں مضائقہ پیدا ہوتا ہے۔ کیوں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہائے اتنے بڑے مطالبہ کو ہم کس طرح پورا کریں۔ تم اپنے ذاتی کاموں میں بڑے بڑے مطالبات کو پورا کر دیتے ہو تم میں سے ایک ایک آدمی ہزارہا روپوں کے مکانات بنا سکتا ہے۔ سینکڑوں روپوں کے دوسرے اخراجات پورے کر سکتا ہے۔ کیا مالی مشکلات کا خیال اسی وقت کے لئے باقی رکھ چھوڑا ہے جب خدا کی راہ میں مطالبہ کیا جاوے دنیا کے لوگ اس مادی زمانہ میں سمجھیں یا نہ سمجھیں پر مَیں خوب جانتا ہوں کہ تم میں سے بڑا حصہ خوب سمجھتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کیا چیز ہے۔ لیکن جو اس مرتبہ کو نہیں پہنچا وہ یہی غور کرے کہ یہ جو کچھ اس روپے سے بنے گا دنیا میں احمدی قوم کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان ہی نہیں بلکہ قوم کی عزت و شوکت کا بھی ایک نشان ہے۔ جب تم اپنے لئے اپنے ایک بھائی سے ملکر مکان بناتے ہو تو تمہیں کیا پتہ ہوتا ہے کہ وہ مکان تمہارے کس کام آئے گا یا کل کو تمہارے جانشین اسکی کیا گت بنائینگے اسکو کسی بُرے مصرف میں لائینگے یا کوڑیوں کے مول فروخت کرینگے۔ اب اپنی نظر کی تنگی کو دُور کرو اور ذرہ دائرہ نظر کو وسیع کرو تو دیکھو کہ یہ جو ایک قومی عمارت بنے گی۔ اسے تم سب بھائی ملکر بناؤگے ہاں گو رسمی معنوں میں تم حقیقی بھائی نہ ہو مگر حقیقی بھائی تم ہی ہو۔ تو یہ عمارت تم سب بھائیوں کا مشترکہ گھر ہے۔ جو اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ بڑھے گا پھلے گا اور پھولے گا۔ نیک اغراض کے لئے استعمال ہوگا۔ اور اس کی ایک ایک اینٹ اگر آج مٹی کی اینٹ ہے تو جو نسلیں تمہارے پیچھے آئینگی وہ اسی اینٹ کو سونے کی اینٹ سمجھیں گی۔ تم اگر اپنے بزرگوں کے کارناموں پر فخر کرتے ہو تو کچھ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے فخر کرنے کے واسطے بھی چھوڑ جاؤ۔ تو اس اپنی قوم کے گھر کو۔ ہاں اپنی سچی اور مخلصانہ قربانیوں کے ظاہری نشان کو۔ اکٹھے ہوکر ایک ہوکر بناؤ۔ اور اگر تم میں ایک ایک اتنی ہمت بھی اس گھر کے بنانے کے لئے کرے جتنی تم اپنے ذاتی مکانوں کے بنانے کے لئے کرتے ہو۔ تو سکول کیا کالج بھی چند دنوں میں کھڑا ہو سکتا ہے +

اب اس سے زیادہ میں کیا لکھوں۔ تمہاری ضروریات کو (یاد رکھو کہ سلسلہ کی ضروریات تمہاری ہی ضروریات ہیں اور جب تم اس کو اچھی طرح سمجھ لوگے تو تمہارے کاموں کی رکاوٹیں بھی دُور ہوجاوینگی) ہاں تمہاری اپنی ضروریات کو مَیں نے تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ کوئی مبالغہ نہیں صاف صاف ضرورت سے پھر تمہیں خدا کا حکم بھی سُنا دیا ہے۔ اب یہ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے جس طرح چاہے ان الفاظ کا جو خدا جانتا ہے مَیں نے بڑے دردِ دل سے لکھے ہیں نیک اثر آپ لوگوں کے دلوں پر ڈالے اور یہ فہم عطا فرماوے کہ یہ مالی قربانی تمہارے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ میری تجویز اس رقم کی فراہمی کے لئے یہ ہے کہ ہم سب ایک اصل پر کاربند ہوں اور کم از کم اس کی تعمیل ہم سب اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے فرض کرلیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لینفق ذو سعۃٍ من سعتہٖ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما اٰتٰہُ اللہ۔ لا یکلف اللہُ نفسًا الا ما اٰتٰہا۔ سیجعل اللہ بعد عسرٍ یسرًا۔ جسکو اللہ تعالے نے فراخی دی ہے چاہیئے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہے وہ جو کچھ خدا نے اسے دیا ہے اسی میں سے خرچ کرے (اللہ کسی شخص پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جس قدر اسے دیا ہے)۔ ہاں اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی کر دے گا + اس آیت کریمہ میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ جسکو اللہ تعالے نے فراخی دی ہے وہ فراخدلی سے دے اور جو نسبتاً تنگدست ہے وہ بھی جو کچھ خدا نے اُسے دیا ہے اُس میں سے دے۔ خواہ ایک انسان تنگدست ہی ہو مگر اللہ تعالے نے اسکو رزق پہنچانیکا کوئی سامان تو آخر کرہی رکھا ہے۔ پس جس طرح اسے پہنچتا ہے اسی طرح دے تھوڑا پہنچتا ہے تو تھوڑا دے زیادہ پہنچتا ہے تو زیادہ دے۔ فراخی والے کو تو کوئی فکر ہونا چاہیئے ہی نہیں۔ تنگی والے کو اگر فکر ہے تو وہ یہ سمجھ لے کہ اگر باوجود تنگی کے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے گا تو اللہ تعالے تنگی کے بعد اسے فراخی عطا فرماوے گا +

پس میرے بھائیو! اُٹھو اور اس اصل قربانی پر کاربند ہوجاؤ۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے بہت دیا ہے وہ خدا کی راہ میں دینے میں یہ خیال نہ کرے کہ میری جیب سے بہت سا روپیہ نکل جائے گا۔ اور جسے تھوڑا دیا ہے وہ یہ خیال نہ کرے کہ یہ تھوڑا دیکر مَیں اور بھی تنگدست ہوجاؤنگا۔ پس گو ایک دفعہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کے وقت پہلے بھی مَیں نے یہ عرض کیا تھا کہ سب احباب اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی دیدیں اور بہت سے احباب نے دی بھی جس سے بورڈنگ ہوس بنگیا ہے۔ اب دوبارہ اس ایک

لاکھ کے سرمایہ کو پورا کرنے کیلئے میں یہی تجویز آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیدو۔ یہ کم از کم مطالبہ ہے جو شخص شرح صدر سے اس سے زیادہ دیتا ہے وہ زیادہ پاوے گا۔ ایک یہ بھی ضروری گذارش ہے کہ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ ہم شرح صدر سے اتنا نہیں دے سکتے جتنا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ پھر اپنے اندر شرح صدر زیادہ دینے کے لئے پیدا کرو۔ اگر اس قوم کا جس نے زندہ خدا کو اس زمانہ میں دیکھا جس نے آیات اللہ کو دیکھا اور انہیں قبول کیا۔ جس نے دیکھ لیا کہ ہمارا خدا آج بھی وہی خدا ہے جو حضرت ابراہیم موسیٰ عیسےٰ علیہ السلام اور بالآخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تھا۔ اگر اس قوم کا ایمان بھی خدا کی راہ میں دل کھولکر دینے کے لئے شرح صدر پیدا نہیں کرسکتا تو یہ ڈر ہے کہ خدا کسی دوسری قوم کو اس کی جگہ نہ لے آوے۔ دیکھو تم اس سلسلہ کی بنیادی اینٹیں ہو اور حکیم علیم خدا جو یہ عمارت بنانا چاہتا ہے اس کی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بنیادی اینٹیں بہت مضبوط ہوں اگر تم اپنے آپ کو بنیادوں میں لگنے کے قابل نہ بناؤ گے اگر تم اپنے اندر ایمان کی مضبوطی اور انفاق فی سبیل اللہ میں شرح صدر پیدا نہ کروگے تو پھر ان بنیادوں سے اکھیڑ کر پھینک دیئے جاؤ گے خدا کے ہاں کمی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالےٰ کے اس پاک کلام پر غور کرو جو مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ ج فمنکم من یبخل ج ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہٖ ط واللہ الغنی وانتم الفقراء ج وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ یہ وہ آیت ہے جسپر سورہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ختم ہوتی ہے۔ اور اس کا لفظی ترجمہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ دیکھو سن لو اور اچھی طرح سن لو تم۔ ہاں تم۔ وہ لوگ ہو جن کو بلایا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (اپنے مالوں کو) خرچ کرو پھر تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ صرف اپنی جان سے ہی بخل کرتا ہے اللہ تمہارا محتاج نہیں ہاں تم ہی اس کے محتاج ہو۔ پس اگر تم (اس حکم کی تعمیل سے) پھر جاؤ تو وہ (جو ہر احتیاج سے بالاتر ہے اور تمہارا محتاج نہیں) تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آوے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے ✤

پس میرے دوستو! سنبھل جاؤ اپنے ایمانوں کو ان نشانہائے الٰہی کو یاد کرکے جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر تمہیں دکھائے گئے مضبوط کرو اپنے اندر اللہ کی راہ میں دل کھولکر خرچ کرنے کے لئے شرح صدر پیدا کرو اور اگر تم اپنے وعدوں پر قائم ہو تو اس شرح صدر کا پیدا ہونا کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ تمہارے دلوں میں یہ شرح صدر پہلے سے پیدا ہو چکی ہے اس آیت پر غور کرو۔ تم خصوصیت سے آج تیرہ سو سال بعد اسکے اسی طرح مخاطب ہو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اسکے مخاطب تھے۔ تم کو خدا کی راہ میں۔ ہاں اس راہ میں جسے تمہارا مسیح خدا کی راہ قرار دے چکا ہے اور جسے تم خدا کی راہ یقین کرتے ہو خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پس دیکھنا بخل نہ کرنا کیونکہ تمہارا خدا جس طرح رحیم و کریم ہے غیور بھی ہے ✤

آخیر میں میں اسقدر اور کہنا چاہتا ہوں کہ جو احباب یکمشت اپنے سارے ماہ کی آمد نہیں دے سکتے وہ نصف آمد کو تین برابر اقساط میں دیدیں۔ اور باقی نصف کو خواہ بارہ اقساط میں پورا کردیں۔ پہلی قسط بہر حال یکم مئی کو ادا ہوجانی چاہیئے

اس کے لئے میں ساتھ ہی ایک نمونہ کا فارم بھی تجویز کرتا ہوں جسکی خانہ پری کرکے ایک حصہ مقامی انجمن کے سکرٹری کو دیدیا جاوے اور ایک حصہ ایفائے وعدہ کی یاددہانی کیلئے اپنے پاس بطور یادداشت رکھ لیا جاوے۔ جہاں مقامی انجمن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ پہلا حصہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجدیں۔ یہ اشتہار ایک ایک احمدی کے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ اور جسقدر خواندہ احباب ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے اسکی خانہ پری کریں اور جو خواندہ نہیں وہ اپنے احباب سے کرادیں۔ اسقدر اور بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ سب جماعت کی ہمت ایک طرف اکٹھی ہو۔ یہ ایسا وقت ہے جیسے فرضوں کی جماعت کا وقت ہوتا ہے کہ اسوقت سب کا اس جماعت میں شامل ہونا فرض ہے اور نوافل ایسے وقت میں ادا نہیں ہوسکتے۔ ہاں اس کو پورا کرکے پھر نوافل کی طرف متوجہ ہوجاؤ ✤

بالآخر میر حامد شاہ صاحب اور انکی وساطت سے جماعت سیالکوٹ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی ایک چوتھائی والے وعدہ کو پورا کریں۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۶-اپریل ۱۹۱۲ء

نام   پتہ مع سکونت   ضلع   اوسط آمدنی ماہوار

میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ   روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ   ایفائے وعدہ

قسط اول   یکم مئی ۱۹۱۲ء   روپے
قسط دویم   یکم جون ۱۹۱۲ء   روپے
قسط سویم   یکم جولائی ۱۹۱۲ء   روپے

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ   روپے   برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جبتک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

نام   پتہ مع سکونت   ضلع   اوسط آمدنی ماہوار

میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ   روپے چندہ تعمیر مدرسہ حسب ذیل اقساط سے ادا کرونگا

وعدہ   ایفائے وعدہ

قسط اول   یکم مئی ۱۹۱۲ء   روپے
قسط دویم   یکم جون ۱۹۱۲ء   روپے
قسط سویم   یکم جولائی ۱۹۱۲ء   روپے

تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم	تاریخ روانگی	رقم

بقیہ   روپے   برابر ماہوار اقساط میں ادا کرتا رہونگا جبتک کہ کل رقم پوری ہو جاوے

بعض برادران احمدیہ لاہور کا چندہ موعودہ درج ذیل ہے :- مستری موسیٰ صاحب تین سو روپیہ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرتبہ محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

حضرت خلیفۃ المسیح کا خاص درس

مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۲ء نماز مغرب کے بعد حسب معمول صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح میاں عبدالحی صاحب قرآن شریف کا سبق پڑھ رہے تھے۔ اور ایک کثیر تعداد دیگر طالب علموں کی بھی موجود تھی۔ جو کہ روزانہ اس درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اثنائے درس میں میاں شریف احمد صاحب صاحبزادہ خورد حضرت مسیح موعود صاحب علیہ السلام کسی ضرورت کے واسطے باہر جانے لگے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ جلدی واپس آنا۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک شاہ عبدالرحیم بزرگ تھے۔ اُن کو خدا تعالےٰ نے توجہ دلائی۔ کہ گنو اس وقت کتنے آدمی موجود ہیں۔ اُنھوں نے گن لئے پھر الہام ہوا۔ کہ آج عصر کی نماز جسقدر لوگ تمہارے پیچھے پڑھیں گے۔ سب جنتی ہونگے۔ ایک آدمی سے وہ خوش نہ تھے۔ جب اُنھوں نے نماز شروع کی۔ تو وہ آدمی موجود تھا۔ جب نماز ختم کی۔ تو دیکھا۔ کہ وہ آدمی پیچھے نہیں ہے۔ آدمی گنے تو پورے تھے۔ پوچھا کہ ان میں کوئی اجنبی آدمی آکر شامل ہوا ہے؟ آخر ایک اجنبی آدمی پایا گیا۔ اُس سے پوچھا۔ کہ تم کس طرح شامل ہوگئے۔ اُس نے کہا۔ کہ میں جا رہا تھا۔ اور میرا وضو تھا۔ جماعت کھڑی ہوئی دیکھی۔ مَیں نے کہا۔ کہ مَیں بھی شامل ہو جاؤں۔ پھر وہ دوسرا آدمی آگیا۔ اُس سے پوچھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا تھا۔ اور میں وضو کرنے گیا تھا۔ مجھے وہاں دیر ہوگئی۔ اتنے میں نماز ختم ہوگئی۔ یہ معاملہ ہمارے درس سے بھی کبھی کبھی ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم نے آج ایک دُعا کرنی ہے۔ وہ دُعا بڑی لمبی ہے مگر سب دُعا اسوقت نہیں کرینگے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ جسقدر لوگ اسوقت درس سُن رہے اللہ تعالےٰ ایسا کرم کرے۔ کہ اس دُعا سے کوئی محروم نہ رہے۔ خوب یاد رکھو کہ اللہ ایک ہے۔ اور وہ سب صفات کاملہ سے موصوف اور سب برائیوں سے منزہ ہے۔ اُس کا نام اللہ ہے۔ رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ ان اسماء کا ملہ سے وہ موسوم ہے۔ عبادت کے لایق صرف وہی ہے بندگی صرف اُسی کی چاہیئے۔ اور ملائکہ پر ایمان لاویں وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ مومنوں کو نیک تحریکیں دیا کرتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ اُن کی نیک تحریک کو مانا کریں۔ شیاطین بدی کی تحریک کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی شریعت حق کے اوپر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اُس کے داؤ سے محفوظ رکھے۔ اللہ کی کتاب پر ہمارا خاتمہ ہو۔ نبی سب سچے ہیں۔ جزا و سزا کا معاملہ سچا ہے۔ ہمیں اپنا مال خدا کی راہ میں لگانا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں بدیوں سے بچتے رہیں۔ دین کے خادم ہوں۔ اللہ کی تعظیم میں ہم چست ہوں۔ اور اُسکی مخلوق کا اکرام کرنے اور بھلائی کرنے میں چست ہوں۔ ہم کسی کے ساتھ عداوت کرکے گمراہ نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالےٰ تم کو توفیق دے۔ کہ اللہ کی باتیں اور اُس کے دین کو دُنیاوی لالچ سے خراب نہ کرو۔ اور اللہ پر توکل کرو۔ میرا وہ مطلب حاصل ہوگیا ہے۔ (الحمد للہ کہ راقم الحروف حسن اتفاق سے اس درس میں شامل تھا اللہ تعالےٰ عاجز کے حق میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعا کو منظور فرماوے۔ آمین)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ۔ اس آیت کے ضمن میں فرمایا۔ کہ یہ بڑی پہچان ہے شریر اور پاک کی۔ شریر لوگ اپنی بڑائی کا بہت اظہار کرتے ہیں پاکوں کے مُنہ سے کونوا عبادًا لّی نہ نکلے گا۔ حاتم کا بیٹا عدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اپنے پادریوں کو رب تو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جسکو وہ حلال کہتے ہیں۔ تم اُس کو حلال۔ اور جسکو وہ حرام کہتے ہیں تم اُس کو حرام نہیں سمجھتے؟ غرض کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں تم وہی کچھ مان لیتے ہو۔ وہ کتاب اللہ کا حوالہ تو نہیں دیتے۔ یہی رب بنانا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے علماء کا بھی یہی حال ہوگیا ہے۔ سہارنپور میں کوے کی حلت اور حرمت کا جھگڑا عرصہ تک چھڑا رہا۔ تین کتابیں چھپیں۔ غدر سے پہلے اُلو کی حلت اور حرمت کا جھگڑا برپا رہا۔ اور اس پر خوب فتوے بازی ہوتی رہی۔ ایک نے لکھا ؎

اُلو ہے وہ جو کہتا ہے اُلو حلال ہے۔

دوسرے نے یہ لکھا۔ کہ ؎

اُلو ہے وہ جو کہتا ہے اُلو حرام ہے۔

ایک نے "بال کی کھال" کتاب بنائی۔ دوسرے نے اُس کا جواب بنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

رلھد اس نے جو کھال نکالی ہے بال کی
مزدوری دینا چاہیے اِس خستہ حال کی

۱۱۔ مارچ ۱۲ء

قرآن سیکھنا آسان ہے

فرمایا۔ میں ایک دفعہ وزیرآباد کے اسٹیشن پر تھا۔ ایک آدمی کا جموں میں ہمارے ساتھ تعلق تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ آپ کہتے ہو کہ ہم قرآن پڑھیں۔ مگر اب ہم اس عمر میں صَرف کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ صَرف آسان ہے۔ صَرف کہتی ہے۔ کہ قَالَ قَوَلَ سے بنا۔ قرآن شریف میں پہلے ہی قَالَ بنا ہوا ہے قَوَلَ سے نہیں بنانا پڑتا۔ پھر کہا۔ کہ نحو کی تو ضرورت ہے۔ مَیں نے کہا۔ کہ اس کا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ سامان ہو چکا ہے۔ کہ اب نحو سے مدد لینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جتنے موجودہ

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جنسے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں۔ اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائے گی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

قرآن شریفوں پر زبر زیر پڑے ہوئے ہیں۔ پھر کہا کہ لغت کی تو ضرورت ہے۔ میں نے کہا۔ کہ کوئی مثال دو۔ اُس نے جھٹ پڑھ دیا کہ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا میںنے اس کا ترجمہ یہ سُنا دیا۔ کہ گلا دُگل سِدّھی۔ بات کہنے کو اس طرف گلا بھی کہتے ہیں۔ یہ ترجمہ آیت کے الفاظ سے ایسا مطابق تھا۔ کہ گویا عربی سے ہی بگاڑا گیا ہے +

۲۴-مارچ سنہ ۱۹۱۲ء

(درس حدیث شریف)

فرمایا۔ تجارت کی راہ یہ ہے۔ کہ جنس کو چالیس چالیس دن تک رکھ کر بیچ دیا کرے۔ اتنا حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ رکھنا نہیں چاہیئے۔ تھوڑا عرصہ رکھنے میں اگر گھاٹا ہوگا تو بھی کم ہی ہوگا۔ یہ تجارت کی بڑی عمدہ راہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر قسم کے غلے رکھے۔ کیونکہ عموماً تمام غلے یکدم گراں نہیں ہوجاتے +

فرمایا۔ ایک دفعہ بصیرہ میں غلّہ اتنا مہنگا تو نہ تھا۔ مگر مجھے معلوم ہؤا۔ کہ یہ گراں ہو جاوے گا۔ دل میں آیا کہ غلّہ کافی خرید لوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاراں بہشت۔ جو دوسروں کا حال ہوگا۔ ہم بھی گذر لینگے۔ چنانچہ غلّہ سات سیر فی روپیہ ہوگیا۔ مگر خدا نے وہ فضل کیا۔ کہ میری آمدنی اس قدر بڑھادی۔ کہ مجھے اس سات سیر کے نرخ میں ذرا بھی بوجھ معلوم نہ ہؤا +

فرمایا۔ ایک بزرگ تھے۔ اُن کو الہام ہؤا۔ کہ اس دفعہ چنے بہت گراں ہو جاوینگے۔ اُنھوں نے یہ الہام عام لوگوں کو بھی بتا دیا۔ مگر خود صرف سو روپیہ کے چنے خریدے۔ حالانکہ وہ ہزارہا روپیہ کے مالک تھے۔ ان کو اُس سو روپیہ کے چنوں میں کافی نفع ہؤا میںنے اُن کو کہا۔ کہ آپ نے زیادہ روپیوں کے چنے کیوں نہ خرید لئے۔ اُنھوں نے کہا۔ اس واسطے کہ میں اس الہام کو دُنیا طلبی کا ذریعہ نہ بنالوں۔ پھر پوچھا کہ سو روپیہ کے چنے کیوں خریدے۔ فرمایا۔ اسواسطے کہ خدا کے فضل کو قبول کرلوں۔ جو اُس نے خود مجھے اطلاع دی ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا۔ تو کفرانِ نعمت تھا۔ اور الہام الٰہی کی بے ادبی تھی +

احمدیہ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعت پشاور نے جو تحریک سلسلہ کے اخباروں کے متعلق کی ہے جس کی کوئی نقل یہاں کی مقامی انجمن میں نہیں بھیجی گئی۔ مگر اُس کو ہم نے لاہور کی جماعت میں خانہ بخانہ گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے جواب میں جو کچھ احمدی برادران جماعت پشاور کو تحریر کریں اُکی ایک نقل دفتر بدر میں بھی ارسال کرکے مشکور فرماویں کیونکہ ممکن ہے کہ ان راؤں سے ہم لوگ عمدہ معلومات حاصل کرکے نیک فوائد پاسکیں +

وفد ہندوستان میں

۲۳-اپریل تک جو خبریں آچکی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں سے جو وفد ہندوستان کے مدرسے دیکھنے کے لئے روانہ ہؤا تھا۔ وہ لکھنو۔ کانپور۔ بنارس۔ شاہجہان پور اور رام پور میں اپنا کام کرچکا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر برادران سب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت رہے۔ شیخ یعقوبعلی صاحب کو کچھ زکام اور بخار کی شکایت ہوئی تھی۔ مگر اب آرام ہے۔ اور اپنے کام میں تن دہی سے مصروف ہیں۔ اس وفد نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اشاعت سلسلۂ حقہ احمدیہ کا کام بھی اپنے سفر میں کیا ہے۔ ہر جگہ تائید سلسلہ میں وعظ کئے ہیں۔ اور اس بات کا خوف نہیں کیا کہ کوئی مخالفت کرے گا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ حق کی مخالفت ہو۔ مامور من اللہ کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ جن باتوں کو لوگ پہلے سے مانتے چلے آتے ہیں۔ ان کا وہ ماننا بھی صرف رسمی ہوتا ہے نہ کہ صداقت کی خاطر۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے رسمی ایمان کی باتوں کو سُنکر خوش ہوتے لیکن مامور من اللہ کے مُنہ سے جب وہ حق ظاہر ہوتا ہے جو اُن کی رسمی اور خیالی شریعت میں داخل نہیں ہوتا تو پھر وہ مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں لیکن ساری دُنیا یکساں نہیں۔ اور آخر خدا نے اپنا مرسل دُنیا میں بھیجا ہے۔ تو اسی واسطے کہ لوگ اُسے قبول کریں۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تبلیغ کا حق ادا کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کے لیکچر جو لوگ سُنتے رہے ان میں سے کئی ایک بعد میں آپ کے پاس حاضر ہوتے رہے۔ اور افسوس کا اظہار کیا کہ وہ قبل ازیں سلسلہ کے حالات سے باخبر نہ تھے۔ اس وفد کا یہ تجربہ ہے کہ عام طور پر لوگ سلسلہ کے حالات کو سُننا اور ان پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے بلکہ ضرور ہے کہ ایسی تبلیغ میں مخالفت بھی پیدا ہو۔ اور لیکچروں میں کسی جگہ رکاوٹ بھی پیش آوے۔ لیکن اسکی پرواہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہ اُسی کا کام ہے۔ ہاں ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق سلسلہ کی اشاعت میں کوشش کرتا رہے۔ کوئی ڈائرکٹ کوشش کرسکتا ہے اور کوئی انڈائرکٹ + بنی آدم اعضائے یکدیگر اند + انّما الاعمال بالنیات +

اسی وفد کے کام کے متعلق برادر کبیر الدین صاحب لکھنو سے تحریر فرماتے ہیں :-

جناب مفتی محمد صادق کبیر دام اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بہجت تضمین ایک مدت بعد موصول ہوکر کاشف مرام ہؤا۔ اللہ تعالےٰ کا رحم و فضل اور کرم پہاڑوں پہاڑیوں اور اٹاریوں میں آپ کے شامل حال رہے۔ حفظکم اللہ۔ آپ کا خط اچھا سیاہی اچھی۔ آپ کی تبلیغ اچھی ہزاروں ہندو تحفہ بنارس سے خوش ہیں اور اس کو پڑہ کر سوم رس کا مزہ لیتے ہیں + وفد مقدس من قادیان۔ ندوہ میں خواجہ کمال الدین صاحب وقبلہ مولوی محمد علی صاحب سے جمیع بھلے آدمی راضی وخوش رہے اور سبکو ان بزرگوں کی دستار گفتار رفتار پسند آئی کوئی شکایت نہ تھی۔ ایک اخلاق خواجہ صاحب کا دل لبھانے والا یہ تھا کہ پلیٹ فارم پر مولنا شبلی نعمانی کے واسطے کرسی اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر رکھی۔ یہ وفد امینا آباد پارک کمرہ ۴۴ میں مقیم رہا۔ کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ وقت پر دیتا رہا۔ قاضی محمد اکرم صاحب اور یہ عاجز کھانے کے انتظام میں شریک اور یک دل تھے + اس کے بعد عاجز نے ایک ہزار اشتہار بغرض اشاعت خصوصیت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

شیخ نور محمد صاحب یکصد روپیہ + میاں چراغ الدین صاحب تین سو روپیہ + قاضی فضل کریم صاحب تیس روپیہ + بابو عبد الحمید صاحب ایکسوتیس روپیہ + بابو منظور الہی صاحب یکصد روپیہ + میاں غلام محمد صاحب جلد ساز پندرہ روپیہ + خواجہ شمس الدین صاحب یکصد روپیہ + ملک مبارک علی صاحب پچھتر + محمد علی خاں اشرف صاحب تیس روپیہ میاں اللہ بخش صاحب بیس روپیہ + حیات محمد طالب علم - پانچ روپیہ + حیات محمد کہا تیس روپیہ + حکیم نور محمد صاحب پچاس روپیہ + میاں عبد اللہ صاحب سولہ روپیہ + میاں محمد امین صاحب دوصد روپیہ + میاں عبد الرحیم صاحب تین روپیہ + میاں نذیر حسین صاحب تین روپیہ + میاں نبی بخش صاحب یکصد روپیہ + میاں محمد حسن صاحب دس روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب یکصد روپے + میاں محبوب علی صاحب دس روپیہ + میاں غلام محمد صاحب ٹھیکدار پچاس روپیہ + میاں عبد السبحان صاحب پچاس روپیہ + میاں محمد اقبال صاحب پچاس روپیہ + ماسٹر عبد الحق صاحب پچھتر روپے + ملازمان ریلوے کی فہرست اس میں شامل نہیں ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقبرہ بہشتی کی فاختہ

اور

اکمل سرباختہ

اے فاختہ! نہ بول مزاجی خراب ہے
دل سخت بے قرار عجب پیچ و تاب ہے
تیری صدا میں درد ہے سوز و گداز ہے
تیرے گلے میں کس کا ہے یہ طوقِ بندگی
یوسف گرا تھا چاہ میں آخر نکل گیا
میں بھی ہوں ایک چاہ میں جا کر سنا خبر
یہ آرزو ہے راہ میں مولیٰ کی میں بکوں
ایسا غلام جو ہے وفادار و جاں نثار
میں بھی عزیزِ مصرِ مسیحا بنوں کبھی
ہو دسترس خزائنِ قرآنِ پاک پر
اس قحط میں لٹا کے بتا دوں جہان کو
جن بھائیوں نے مجھ سے کیا ہے سلوکِ بد
محتاج ہو کے آئیں تو دوں اُن کو اسقدر
ہم عذر خواہ ہوں تو لگا لوں میں سینہ سے
الزام تم پہ کچھ نہیں - تم میرے بھائی ہو
تم جب گلے سے لگ گئے جاتا رہا گلا

نارِ فراقِ یار سے سینہ کباب ہے
کو کو سے تیری بڑھتا مرا اضطراب ہے
گویا کسی کے عشق میں جاں در عذاب ہے
اے فاختہ وہ کونسی عالی جناب ہے
تیری زباں پہ اُنکی حکایت کا باب ہے
کوئی مجھے نکال لے - کارِ ثواب ہے
سارے کہیں غلامِ رسالتمآب ہے
جیسا مرا امام معلّے خطاب ہے
میرے بھی دن پھریں کہ بحالت خراب ہے
اک اک گہر میں جسکے بڑی آب و تاب ہے
بخشا خدا نے رزق مجھے بے حساب ہے
جنکو مری تباہی کا اب آتا خواب ہے
خود بول اُٹھیں کہ یہ تو سخاوت مآب ہے
کہدوں کہ آؤ! اب تمہیں کیسا حجاب ہے
یوسف نے جو دیا وہی میرا جواب ہے
اُن گالیوں کی یاد نہایت خراب ہے

ماں باپ کو میں تخت پہ یارب بٹھا سکوں
احسان ان کا جان پہ میری سحاب ہے
بچھڑے ہوئے ملا کے تجھے قدرتیں ہیں سب
رُوٹھے ہوؤں منا کہ بڑا اضطراب ہے
عزت مسافرت میں خدا کے حضور ہو
دُنیا کی زندگی تو مثالِ سراب ہے
باتیں ہیں اک پرند سے اکمل تو ہوش کر
کچھ سوچ تو سہی کہ کسے خطاب ہے
اے فاختہ نہ گا کہ یہ گانا فضول ہے
آل کے دو نور روئیں کہ رونا ثواب ہے

گو کو سے یادِ یوسفِ کنعاں دیں کریں
جو مصرِ حسن و عشق کا اک ماہتاب ہے

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس برابر جاری ہے اطالیہ والے ساحل سے آگے نہیں بڑھ سکتے - ترک و عرب انہیں دھکیل کر غرق آب نہیں کر سکتے - بعض شاہانِ یورپ نے صلح کی کوشش کی مگر اطالیہ کے مطالبات ہتک آمیز پائے گئے + امریکہ کا ایک بڑا جہاز غرق ہو گیا - ایک ہزار سے زائد مسافر غرق آب ہوئے + ریاست خیرپور میرس کے وزیر و امیر شیخ صادق علی صاحب مرض لقوہ میں گرفتار ہوئے - معالجہ کے واسطے لاہور آئے تھے وہاں جانبر نہ ہو سکے - وزیر صاحب کو جماعت احمدیہ کے معزز ممبران پر طعن و تشنیع کرنے اور بیجا اعتراضات اُٹھانے کا خاص شوق تھا - حضرت مرحوم کی وفات پر طعنہ کرتے تھے کہ دیکھو مرزا غربت میں مرگیا - سبحان اللہ وہی قول خود وزیر صاحب کو پیش آیا - تازہ واقعہ انکی مخالفت کا یہ تھا کہ ہمارے مکرم برادر محمد ابراہیم خانصاحب کی زوجہ مکرمہ کی میت جو وہاں بطور امانت دفن ہوئی تھی اُسکے قادیان لانے میں سخت ہارج ہو رہے تھے - اور اس کا غم ہمارے بھائی پر سخت تھا مگر یہ حسرت بھی وزیر صاحب کے دل ہی میں رہ گئی - کاش کہ پچھلے ان عبرتناک واقعات سے کچھ سبق حاصل کریں - ہمیں کسی کی موت میں کوئی خوشی نہیں - ہم تو چاہتے ہیں کہ سب لوگ راہِ حق کو پائیں اور دائمی زندگی کے وارث بنیں + برادر جلال الدین صاحب چک ۴۳ جنوبی شاد پور سے ایک پُر ہیبت زلزلے کے نشان کی خبر دیتے ہیں +

تحفہ بنارس یہ ایک لیکچر ہے جو ایک سچے احمدی مولوی محمد صادق صاحب کی زبان معجز بیان سے بنارس میں بعد نماز مغرب ۳۰ - اپریل ۱۹۱۱ء کو ٹون ہال میں نکلا ہے جسکی نسبت احمدی جماعت کے خلیفہ اعظم جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے "جزاک اللہ احسن الجزا" پڑھ لیا ہے بہت عمدہ ہے" ارشاد فرمایا ہے - خوبی اس رسالہ کی دیکھنے پر منحصر ہے اہل اسلام اس کو ضرور بالضرور مطالعہ میں لائیں اور دیکھیں کہ حضور سرور کائنات باعث کل موجودات کے پیام توحید کو کس خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ قرآن شریف اور احادیث کے حوالوں سے حضرت مسیح موعود امام الزمان مرزا صاحب کے قول و اقوال سُنا کر اپنا کام انجام کو پہنچایا ہے - رسالہ کے آخر میں شرایط بیعت اور تعلیم حضرت مرزا صاحب درج ہے - شائقین جلد طلب فرمائیں - تقطیع اسکی ۱۸×۲۲ - لکھائی چھپائی قابل تعریف ہے کاغذ نہایت اعلیٰ استعمال کیا گیا ہے کمی صرف اتنی ہے کہ اس نے تحفہ کی قیمت نہیں بتلائی گئی - تاہم انمول ہوتی - بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے دستیاب ہو

عسل مصفٰے کے شائقین کو مژدہ

کتاب عسل مصفٰی کی نظر ثانی ہو چکی ہے کمی بیشی جسقدر ضروری سمجھی گئی تھی سب ہو چکی۔ اس جدید کتاب میں بہت کچھ تغیر و تبدل و اضافہ ہوا ہے شائقین اسکے مطالعہ سے صرف مسرور ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک بہت بڑے پایہ کے عالم ہو جائینگے اسمیں بہت سی جدید معلومات کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے حضرت امیر المومنین جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بھی خوب غور سے ملاحظہ فرما لیا ہے اور اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مطبع سے بھی بندوبست کیا گیا ہے کاغذ بھی اوّل درجہ کا پسند کیا گیا ہے کاتب کا بھی بندوبست ہو رہا ہے اب اگر دیر ہے تو آپ صاحبان کی۔ ابھی سوائے چند احباب کے باقی سب نے روپیہ کے بھیجنے میں تساہل کیا ہے پیشگی بھیجنے میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو کتاب جلد شائع ہونیکے قابل ہو جائیگی اور دوسرا پیشگی بھیجنے والوں کو رعایت دیجاویگی۔ نظر ثانی میں بھی اصل تصنیف سے کم محنت خرچ نہیں ہوئی۔ مطالعہ سے خود آپ صاحبان کو واضح ہو جائیگا۔ اب اگر اس کتاب کو جلدی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس اشتہار کے دیکھتے ہی خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی روپیہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر فی الفور روانہ کر دیں توقف نفرماویں۔ جن صاحبان نے اوّل ایڈیشن کی کتاب خرید کی ہوئی ہے انکو بھی اس جدید ایڈیشن کی ضرورت ہوگی ورنہ انکو افسوس رہیگا۔ سر دست ہر شخص تین تین روپیہ بھیجدے

المعلن مرزا خدا بخش قادیان ضلع گورداسپور

فہرست کتب دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب . . . ۱۰ آ ر
حمایل شریف جیبی مجلد ۸ ر حمایل شریف مجلد مترجم ۱۲ ر
ازالہ اوہام حصہ اوّل ۱۲ ر نور الحق عربی مترجم اردو ہر دو حصہ ۱۴ ر
سرمہ چشم آریہ رد آریہ ۱۲ ر ست بچن حقیقت سکھ صاحبان ۱۱ ر
تریاق القلوب پیشگوئیوں کا پورا ہونا . . . ۱۲ ر
رپورٹ جلسہ سنہ ۱۸۹۷ء تقریریں . . . ۱۰ ر
حقیقت نماز۔ ضروری مسایل . . . ۱۰
خزینۃ المعارف چاروں حصہ . . . ۱۲ ر
خلافت راشدہ کمل رد شیعہ ۱۲ ر اوامر نواہی ۹ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور ۵/۵

دیکھو گرمی کا موسم آیا ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے۔ جس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے۔ یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ ر محصولڈاک ایک شیشی سے لیکر چار تک ۵ ر +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش سے بنوایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ ر محصولڈاک ایک شیشی سے ۲ تک ۵ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے یہ دوائی قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی۔ مگر آج کل عرب صاحب نے سولہ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ:۔ بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور
میں نے بھی تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۲ قسم دوم ۸ ر قسم سوم ۱ ر+ اصلی ممیرا جسکی اصلی قیمت ۲ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت ۱ ر فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے + یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جنکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم سفنت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ۱ ر +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید۔ ساتنی ریشمی اور سوتی لسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

العزیز

علمی۔ ادبی۔ اسلامی مضامین کا ماہوار رسالہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱ ر +

ایام الصلح و دعوی مع دلائل فارسی ۸ ر کرامات الصادقین تفسیر سورہ فاتحہ عربی ۸ ر حمامۃ البشری عربی مترجم اردو ۸ ر۔ سر الخلافہ رد شیعہ عربی ۸ ر

الحق مباحثہ دہلی ۸ ر مکتوبات احمدیہ۔ مکتوبات حضرت ۸ ر دین الحق خلاصہ کتب حضرت ۸ ر سیرت مسیح موعود ۸ ر اسوۂ حسنہ ۸ ر مجرّبات نور الدین دونوں حصہ ۱۲ ر +